۵۸

۸۹/۱۸۰

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں ۔

مسئلہ: ہمارے ہاں "قائداعظم انٹرنیشنل ٹرک اسٹینڈ ماڑی پور کراچی" میں ایک رفاہی پلاٹ پر عوام کی ضرورت کے پیش نظر ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے ۔ یہاں بڑی تعداد میں پبلک تھی اور آس پاس میں مسجدیں کافی فاصلہ پر تھیں، جس کی بناء پر "ٹرک اسٹینڈ" کی یہاں منتقلی کی وقت سے ہی ایک مصلی بنایا گیا تھا، جو رفتہ رفتہ مسجد کی شکل میں منتقل ہوا۔

اب جب یہاں باقاعدہ اور پختہ مسجد بنی ہے اور "ٹرک اسٹینڈ" کی مرکزی مسجد اب یہی ہے تو بعض حضرات اُسے غیر قانونی کہہ رہے ہیں، اھلیان علاقہ نے متعلقہ حکام سے اسکی منظوری کیلئے بارہا درخواستیں دیں ہیں، جن پر موجودہ گورنر (عشرت العباد) سابقہ گورنر (محمد میاں سومرو) سٹی ناظم (مصطفی کمال) سابقہ سٹی ناظم (نعمت اللہ) اور دیگر مختلف حکام نے متعلقہ محکمہ سے اس مسئلہ پر غور کیلئے کہا ہے۔ یہاں کی "کراچی گڈز یونین" نے بھی درخواست دی ہے مگر اس پر سرد مہری کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے، اور دس، پندرہ سال سے یہ مسئلہ اٹکا ہوا ہے۔

(۱) سوال یہ ہے کہ اس مسجد کی شرعی حیثیت کیا ہے جب کہ اس میں پانچ وقت کی نمازیں، جمعہ، عیدین وغیرہ کا اہتمام ہو رہا ہو۔

(۲) تو کیا اس کے ساتھ تعاون وغیرہ درست ہے یا شرعی حوالے سے اس میں کوئی قباحت ہے

المستفتی: مولوی عبدالسلام شاہ
۰۳۰۱-۲۳۱۳۵۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ اگر مذکورہ رفاہی پلاٹ اہل علاقہ کا اپنا مشترکہ پلاٹ ہے، تو ضرورت شرعیہ کی بناء پر اس پلاٹ میں سب کی باہمی رائے سے مسجد بنانا درست ہے، یہ مسجد، شرعی مسجد ہے۔ البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس سے اھلیان علاقہ کو کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

Scanned by CamScanner

اور اگر پلاٹ حکومت کی ملکیت ہے، تو یہ بات حکومت کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ خود مسلمانوں کی اس اہم شرعی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے مسجد تعمیر کرے اور اگر مسجد پہلے سے بنی ہوئی ہے تو اہلیان علاقہ کو تعمیر مسجد کی اجازت دے دیں یا پھر قیمتاً اس جگہ کو فروخت کر دے تاکہ وقف تام ہو جائے، بہر حال یہاں نماز پڑھنا درست ہے۔

٢۔۔۔ دونوں صورتوں میں جبکہ مسجد بنی ہوئی اس کے انتظامات کو چلانے کے لیے تعاون کرنا درست، باعث ثواب اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے

وفي البحر الرائق: وفي الخانية طريق للعامة وهي واسع فبنى فيه اهل المحلة مسجدا للعامة ولا يضر ذلك بالطريق قالوا: لا بأس به، وهكذا روي عن ابي حنيفة ومحمد لأن الطريق للمسلمين والمسجد لهم أيضاً.

(كتاب الوقف، ٥/۴۲۸، رشيدية)

وفي (قسمة فتاوى أبي الليث) الطريق إذا كان واسعاً فبنى فيه أهل المحلة مسجدا للعامة ولا يضر ذلك بالطريق فلا بأس به

(الفتاوى التاتارخانية: كتاب الوقف ٥/٥٧١، قديمي)

(الدر مع الرد: كتاب الوقف مطلب في جعل شيئ من المسجد طريقاً ٦/٥٧٨ دار المعرفة)

(العالمگيرية: كتاب الوقف، الباب الحادي عشر في المسجد ٢/۴۵٦ رشيدية)

وأما وقف الإقطاعات، ففي النهر: لا يجوز إلا اذا كانت الأرض مواتا أو ملكاً للإمام فأقطعها رجلا وفي الرد: وحاصل ماذكره صاحب البحر في رسالته "التحفة المرضية في الأراضي المصرية" أن الواقف لأرض من الأراضي: لا يخلو إما أن يكون مالكا لها من الأصل بأن كان من أهلها حين من الإمام على أهلها، أو تلقى الملك من مالكها بوجه من الوجوه أو غيرهما. فلا يخلو إما إن وصلت إلى يده بإقطاع السلطان إياها له أو بشراء من بيت المال من غير أن تكون ملكه: فان كان الأول: فإن كانت مواتا أو ملكا

جاری ہے

بالسلطان صح وقفها وإن كانت من حق بيت المال لا يصح.
(الدر مع الرد: كتاب الوقف، مطلب مهم في وقف الإقطاعات
٦/ ٦٠٢، دار المعرفة بيروت)

ومن شرائطها ... الملك وقت الوقف حتى
لو غصب أرضا فوقفها ثم اشتراها من مالكها ودفع الثمن إليه أو صالح
على مال دفعه إليه لا تكون وقفا، كذا في البحر.
(العالمكيرية: كتاب الوقف، الباب الأول ٢/ ٣٥٣، رشيدية)
(التاتارخانية: كتاب الوقف، ٥/ ٤٦٨، رشيدية)

(بنى على أرض ثم وقف البنا) قصدا (بدونها إن الأرض
مملوكة لا يصح وقيل صح وعليه الفتوى) سئل قارئ الهداية عن وقف
البناء والغراس بلا أرض؟ فأجاب: الفتوى على صحة ذلك
(حاشية ابن عابدين: كتاب الوقف، مطلب في وقف البناء
بدون الأرض، ٦/ ٥٩٦، رشيدية).

(ورابعها. فمصرفه جهات) ..... من أنه يصرف
إلى المرضى والزمنى ...... والمساجد وما أشبه ذلك اهـ.
(الدر مع الرد: كتاب الزكاة: مطلب في بيان بيوت المال ومصارفها
٣/ ٣٣٢ دار المعرفة بيروت) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب
كتبه محمد راشد ڈسكوي
المتخصص في الفقه الإسلامي
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٩/ ٥/ ٣٠هـ

الجواب صحيح
يوسف أفغاني
١/ ٦/ ٣٠هـ

الجواب صحيح
١/ ٦/ ٣٠هـ

دار الإفتاء

Scanned by CamScanner